عقائد

تحفظ ختم نبوت

حضرت الحاج مولانا مفتی محمد سورتی صاحب مدظلہم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امابعد

ضبط و ترتیب: محمد ریحان آکوجی

اللہ کی وحدانیت پر ایمان لانا

محترم حضرات! عقائد اسلام کا اولین باب ہے اور ہمارا دین کا سارا مدار عقائد ہی پر ہیں اگر عقائد صحیح ہے تو پھر آگے سب درست اور اگر عقائد میں کوئی خرابی ہے تو پھر کوئی چیز معتبر نہیں ہوتی کسی چیز کا اعتبار نہیں ہوتا اور کوئی چیز اللہ کی نگاہ میں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لگاہ میں معتبر نہیں ہم اور آپ مسلمان ہیں اور مذہب اسلام سے ہمارا تعلق ہے تو سب سے پہلا جو عقیدہ ہے وہ اللہ کی واحدانیت کا عقیدہ ہے اللہ رب العزت خالق ہیں مالک ہیں اور واحد ہیں ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور اسکا کوئی مثل نہیں ہر چیز میں وہ یکتا ہے ذات میں بھی یکتا ہے، صفات میں بھی یکتا ہے، اسنے مخلوق کو پیدا فرمایا اور یہ سارا نظام قائم فرمایا یہ سب اسی کے حکم سے اور اسی کے منشاء کے مطابق سب کچھ ہوتا ہیں یہ اولین عقیدہ ہے۔

رسول کی خاتمیت پر ایمان لانا

جب ہم کلمہ توحید پڑھتے ہیں دوسرا عقیدہ دوسرے نمبر پر اس توحید کے ساتھ ساتھ رسالت کا عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور رسول ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت پر ایمان لاتے ہیں، نبوت اور رسالت پر ایمان لانا اتنا کافی نہیں کہ بس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اور رسول ہونے کا اقرار کرلیا۔ رسالت پر ایمان لے آئے اور نبوت پر ایمان لے آئے اتنا کافی نہیں اس رسالت پر ایمان کا ایک بڑا جزء رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر ایمان لانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہے آخری نبی ہے آخری رسول ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا آپ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا جو شخص بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے رسالت کا دعویٰ کرے یا یہ دعویٰ کرے کہ

اس پر وحی آتی ہے اور کسی بھی قسم کی وحی سے اسکا تعلق ہے وہ امت کے اجماع سے اور قرآن حدیث کی رو سے وہ بلاشک وشبہ کافر ہوگا، اس امت کے دائرے سے خارج ہوگا اور اسلام کے اندر میں وہ داخل نہیں ہوگا یہ ہمارا اور آپ کا عقیدہ ہے۔

ختم نبوت پر ایمان لانا ایمان کا جزء ہے رسالت پر ایمان لانے کا جو مطالبہ ہے اس میں ختم نبوت پر ایمان لانا بھی ہے ختم نبوت پر اگر ایمان نہیں لایا اور ختم رسالت پر اگر ایمان نہیں لایا تو محمد رسول اللہ پر ہمارا ایمان کامل نہیں ہوا اور وہ آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا اسلام سے باہر ہوگا جو ختم نبوت پر ایمان نہیں لاتا اسکو ہم مسلمان نہیں کہیں گے کسی اعتبار سے بھی وہ مسلمان نہیں ہے جو ختم نبوت کے عقیدے میں شک رکھتا ہو جو ختم نبوت کے عقیدے میں تذبذب کا شکار ہو اور وہ کسی بھی قسم کے شک وشبہ میں مبتلا ہو تو وہ دائرۂ ایمان سے دائرہ اسلام سے باہر ہے اسکو ہم مطلق کافر کہیں گے۔

ختم نبوت پر دلالت کرنے والی پہلی آیت

یہ عقیدہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے چلا آرہا ہے یہ ختم نبوت کے عقیدے کی مسلمانوں نے حفاظت کی ہیں حضرات صحابۂ کرام نے بلکہ قرآنِ کریم نے اس ختم نبوت کے عقیدے کا اعلان کیا ہے اور قرآنِ کریم کے اندر تقریباً ایک سو ۱۰۰ آیات ہیں جو ختم نبوت پر دلالت کرنے والی آیتیں ہیں ایک سو ۱۰۰ آیتیں ہیں جس سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو قرآنِ کریم میں بتلایا گیا ہے صرف یہ ہے کہ ہماری سمجھ میں قصور ہے اگر ہم سمجھ پائیں اور اگر ہم اسکو معلوم کر پائیں تو واضح باتیں ہیں اور اگر ہم خود معلوم نہ کرنا چاہیں اور ہماری سمجھ میں قصور اور کمی ہے تو پھر بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ قرآنِ کریم میں ایک سو ۱۰۰ سے اوپر آیتیں ہیں اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ تقریباً دو سو ۲۰۰ سے اوپر جن میں ختم نبوت کے عقیدے کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہے قرآنِ کریم میں ہیں **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** یہاں ختم نبوت کا کھل کر اعلان کیا گیا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اردو ترجمہ دیکھ کر انگریزی ترجمہ دیکھ کر اور یہاں وہاں کے تراجم کو پڑھ کر ہم قرآن کو نہیں سمجھ سکتے قرآن کریم تو عربی زبان میں نازل ہوا اسکو سمجھنے کے لئے عربی زبان پر مہارت اور عربی زبان

پر عبور ضروری ہے اگر عربی زبان سے ہم واقف نہیں تو تراجم کو دیکھ کر ہم کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے تراجم تو صرف قرآن سے ایک تعارف حاصل کرنے کے لئے ہیں اصل جو سمجھ ہے اصل جو علم ہے جو قرآن کریم کے اندر وہ تو عربی زبان پر عبور سے ہی حاصل ہوگا اور ان چیزوں کو پڑھ کر حاصل ہوگا جنکو حضرات مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صاف بیان کیا ہیں احادیث کی روشنی میں۔ تو یہ پہلی آیت ہے جو ختم نبوت کے عقیدے کو واضح طور پر اعلان کرنے والی آیت ہے۔

دوسری آیت

دوسری آیت ہے قرآن کریم میں ﴿وما ارسلنک الا کافة للناس﴾ ہم نے آپکو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء آئے جتنے رسول آئے اپنی قوم کے لئے آئے انکی بعثت اور انکی رسالت اور انکی نبوت مخصوص بالقوم تھی قوم میں مبعوث کئے گئے قوم سے ہٹ کر آگے بڑھ کر انکو دعوت دینے اور اپنے مذہب کے پرچار کرنے کی انکو اجازت نہیں تھی وہ صرف مخصوص دائرے کے اندر یہ کام کر سکتے تھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کی نبوت اور آپ کی رسالت ساری دنیا کے لئے ہے اسلئے آپ آخری نبی ہیں آخری نبی ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ اسکا مذہب اور اسکی شریعت عالمی ہو اگر اسکی شریعت اور اسکی رسالت عالمی نہ ہو تو وہ خاتم النبیین کیسے ہو سکے گا؟ خاتم النبیین ہونے کے لئے رسالت کا عام ہونا نبوت کا عام ہونا عالمی ہونا لازمی ہے اسلئے یہ قرآن کریم میں تقریباً ایک سو ۱۰۰ اور تقریباً دو سو دس ۲۱۰ احادیث کے اندر جو متواتر احادیث ہیں جس سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا اعلان کیا گیا ہے کہ وہ خاتم النبیین ہے آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا جسنے بھی نبوت کا دعوی کیا وہ مطلقاً بلا کسی تاویل کے اور بلا کسی شک وشبہ کے کافر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اسمیں کوئی تاویل بھی نہیں چلے گی حضرات ائمہ کرام حضرات فقہاء کرام حضرات مفسرین کرام دوسرے اقوال میں تاویل کرتے ہیں کسی کا کوئی قول ہوتا ہے تو اسکو کچھ تاویل کر دیتے ہیں لیکن اس دعوائے نبوت کے متعلق کسی قسم کی تاویل کو بھی قبول نہیں کی گئی اور یہ کہ دیا گیا کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا کسی بھی الفاظ سے کرے گا یہ دعویٰ کرے گا کہ میرے اوپر وحی آتی ہے چاہے وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے لیکن یہ دعویٰ کرے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے تو وہ بھی کافر ہے وہاں کوئی تاویل نہیں چلے گی اسکے کلام کو ہم کسی اور معنیٰ پر محمول نہیں کرینگے سوائے

کفر کے، اسپر امت کا اجماع ہے۔

قادیانی فتنہ

قرآن کریم میں خاتمیت کا اعلان ہے احادیث میں خاتمیت کا اعلان ہے اور امت کا اجماع سب سے پہلے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر کیا گیا امت کا سب سے پہلا جو اجماع کیا ہے وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ہے اس سے پہلے میں آپ کو چند حدیث بتاتا ہوں قرآن کریم کی آیتیں تو بہت ہیں اب ان تمام آیتوں کا میں اس وقت آپ کے سامنے احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ تو بڑا وسیع مضمون ہے اور یہ ایک فتنہ ہے جو آج سے سو سال پہلے نمودار ہوا اور وہ چلتا آرہا ہے ہمارے علماء نے اس کا تعاقب کیا اور اس کا توڑ کیا کافی شافی جواب اسکے بارے میں انہوں نے دیا ہے کتابیں لکھی ہیں تصانیف ہیں اور ساری چیزیں موجود ہیں جو سامنے والے کے لئے منھ بند کرنے والی چیزیں ہیں آج تک وہ جواب نہیں دے سکے تو بہر حال وہ وسیع مضمون ہے میں تو صرف اس فتنے کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

ختم نبوت پر دلالت کرنے والی چند احادیث

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث میں فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے میری امت میں تیس جھوٹے دجال آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں الا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''خبردار... سن لو اچھی طرح! کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پہلے سے اعلان فرمایا اسی طرح بخاری شریف کی ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور دوسرے انبیاء کی مثال اس طرح ہے ایک شخص نے گھر بنایا اور خوب اچھی طرح خوبصورت گھر بنایا گھر کو جب تیار کر چکا تو اس کی دیوار میں کہیں ایک اینٹ کی جگہ کو اس نے چھوڑ دی اب لوگ آکر دیکھنے لگے گھر کی خوبصورتی گھر کا حسن اور اسکی اچھائی کو دیکھ کر لوگ تعجب کرنے لگے کہ بڑا خوبصورت گھر ہے بڑا عمدہ بنایا ہے لیکن یہ جو ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے اس پر وہ تعجب کرتے تھے کہ یہ کیوں چھوڑا گیا ہے؟ تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ آخری اینٹ میں ہوں میرے ذریعے سے تمام انبیاء کو ختم کر دیا گیا ﴿ختم بی النبیون﴾ میرے ذریعے سے

تمام نبیوں کو ختم کر دیا گیا نبوت کے دروازے کو بند کر دیا گیا میرے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی ہاں جو پہلے سے نبی ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام وہ ضرور تشریف لائیں گے لیکن انکا تشریف لانا نئی نبوت دینے کے بعد نہیں ہوگا انکو تو نبوت مل چکی ہے آنے کے بعد نئی نبوت نہیں ملے گی وہ تو پہلے سے نبی ہیں وہ تشریف لائیں گے اور لائیں گے تو بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اتباع کریں گے۔ اپنی شریعت کو نہیں چلائیں گے اپنے مذہب کا پرچار نہیں کرینگے وہ عیسائیت کو لیکر دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے بلکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے متبع ہونے کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اتباع فرمائیں گے۔

آپ کی خصوصی فضیلت

دوسری حدیث میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے دنیا میں چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہیں چھ باتیں ایسی ہیں کہ جو مجھے دی گئی کسی کو نہیں دی گئی مجھے جوامع الکلم عطا کیا گیا یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے فصیح اور بلیغ کلام فرمانے والے تھے کہ الفاظ مختصر لیکن معنی بہت دریا بکوزہ جس کو ہم کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر الفاظ اور مختصر کلام میں کئی کئی مطلب اور معنی جمع ہو جاتے[1] ہیں ایک واقعہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ گھر میں آکر کھانا طلب کیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کچھ ہے نہیں لیکن حضرت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے (حضرت عائشہ کے گھر میں حضرت بریرہ انکی باندی تھی جن کو انہوں نے آزاد فرمادیا تھا) وہ ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی لاؤ (لھا صدقة ولنا ھدية) یہ چار الفاظ ہیں (لھا صدقة ولنا ھدية) ''اسکے لئے صدقہ ہے ہمارے لئے ہدیہ ہے'' علماء نے ان چار الفاظ سے دوسو ۲۰۰ مسائل کا استنباط کیا اسکو کہتے ہیں جوامع الکلم الفاظ مختصر معنی کثیر یہ پہلی چیز ہے اسی طرح دوسری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (ونصرت بالرعب) رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک مہینے کی مسافت پر ہوتا ہے ایک مہینے کی دوری پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب پڑتا تھا اور وہ کفار آگے بڑھنے سے ڈرتے تھے لیکن کچھ خارجی اسباب جمع ہو جاتے تھے جس کی بنا پر وہ مقابلہ کے لئے بھی آجایا کرتے تھے اور تیسری چیز آپ نے فرمایا کہ میرے لئے غنیمت کا مال کو حلال کیا گیا پہلی امتوں میں غنیمت کا ماں حلال نہیں تھا اسکو جمع کر کے

کسی جگہ رکھ دیا جاتا آسمان سے آگ آکر اس غنیمت کے مال کو کھا جاتے، پہلی امتوں میں یہ دستور تھا میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا اور سب سے بہترین مال، حلال تریں مال اور سب سے افضل مال اس امت کے لئے غنیمت کا مال ہے مالِ غنیمت ہے۔

چوتھی چیز میرے لئے زمین کو پاکی حاصل کرنے کا آلہ اور سجدہ کرنے کی جگہ بنادی گئی۔ پہلی امتیں جوتھی انکو نماز پڑھنے کے لئے مخصوص جگہ پر آنی پڑتی تھی کہ تمہارے لئے یہ جگہ مخصوص ہے یہیں پر تم کو نماز پڑھنی ہے اور کسی جگہ پر تم عبادت نہیں کر سکتے لیکن اس امت کی خصوصیت اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہیں کہ پانی اگر نہ ملے تو مٹی سے ہی طہارت حاصل کر سکتے ہیں اور کسی بھی جگہ پر نماز پڑھنا چاہے نماز پڑھ سکتے ہیں کوئی مسجد میں آکر کوئی مخصوص جگہ پر پڑھنا ضروری نہیں ساری دنیا کی زمین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد بنادی گئی اور پانچویں چیز آپ ﷺ نے فرمایا میں تمام لوگوں کے لئے مبعوث کیا گیا ساری دنیا کے لئے میری بعثت ہوئی اور چھٹی بات آپ نے فرمایا کہ (وختم بی النبیون) میرے ذریعہ سے تمام نبیوں کو ختم کر دیا اور آپ نے واضح الفاظ میں فرمادیا کہ (الا انہ لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، یہ حدیث بخاری شریف کی روایت ہے یہ سب بخاری اور مسلم کی روایتیں ہیں۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے جنگ

بہر حال دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امت میں سب سے پہلا جو اجماع قائم ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حیاتِ مبارکہ ہی میں وفات سے کچھ دن پہلے جھوٹے مدعیانِ نبوت پیدا ہو گئے تھے، طلیحہ اسدی، اسود عنسی پیدا ہوئے تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مقابلے کے لئے جہاد کے لئے لشکر کو روانہ فرمایا وہ کامیاب ہو کر آئے لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تھی پھر مسیلمہ کذاب یمامہ کا رہنے والا تھا اسنے بھی نبوت کا دعویٰ کیا لیکن وہ کمبخت رسول اکرم ﷺ کی نبوت کو بھی مانتا تھا وہ کمبخت کہتا تھا کہ آپ ﷺ بھی نبی ہے وہ اذان دیتا تھا اسکے اندر (اشھد ان محمدا رسول اللہ) کہتا تھا آپ کی نبوت کا اقرار کرتا تھا شریعت کی تمام چیزوں کا اقرار کرتا تھا ہمارے قبلے کی طرف منھ کر کے نماز پڑھتا تھا

سب کچھ مسلمانوں کے مطابق کرتا تھا لیکن اسنے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرات صحابہ نے اس پر اجماع قائم کیا کہ یہ بلاشک وشبہ کافر ہے اور اسکو ختم کرنا ضروری ہے مسلمانوں کے لشکر کو حضرت ابو بکرؓ نے ایسے وقت میں جبکہ امت بہت حیرت انگیز حالات سے گذر رہے تھے وہ زمانہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی خطرناک زمانہ تھا چاروں طرف سے کفار اسلام کو مٹانے کے لئے ٹوٹ پڑے ہوئے تھے اور مسلمانوں کے اندر کمزوری تھی ضعف تھا ایسی حالت میں بھی حضرت ابو بکرؓ نے کسی چیز کی پروانہیں کی حضرات صحابہ نے کسی چیز کی پروانہیں کی کہ امت میں ضعف ہے اس وقت مدینہ میں مسلمانوں کا رہنا ضروری ہے اور مسلمان کا دفاع یہاں ضروری ہے وہ نبوت کا اقرار تو کرتا ہے مگر رسول اکرم ﷺ کی نبوت کو بھی مانتا ہے اسکے باوجود امت میں سے ایک بڑا طبقہ ایک بڑی جماعت کو حضرت ابو بکرؓ نے انکے مقابلے کیلئے حضرت خالد بن ولیدؓ کی امارت میں روانہ فرمایا حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس مسیلمہ کذاب خبیث کے ساتھ مقابلہ کیا یہ چالیس ہزار کا لشکر لے کر آیا تھا اسکے اٹھائیس ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانوں میں سے بارہ ہزار شہید ہوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ بارہ ہزار کا شہید ہونا گوارہ کیا اور بارہ ہزار مسلمانوں میں سے ایک بڑا طبقہ حفاظ اور قراء کا تھا جنہوں نے قرآنِ کریم کی حفاظت کی تھی ان سب کا شہید ہونا گوارہ ہے لیکن ختم نبوت کے معاملے میں آنچ آنے نہیں دیا وہ تو ایسے وقت تھا کہ جس وقت مسلمانوں کو انتہائی ضرورت تھی کہ مدینہ منورہ میں رہ کر اپنا دفاع کرے لیکن تمام صحابہ مل کر اجماع قائم کیا یہ پہلا اجماع تھا جو اسلام کی تاریخ میں ہوا کہ ختم نبوت پر ہم آنچ آنے نہیں دینگے۔

اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے قائم ہوسکتی ہے

ختم نبوت کے بارے میں جب بھی کوئی معاملہ آئے گا ہم کسی چیز کو نہیں دیکھیں گے ختم نبوت کے خلاف کہنا ایک تو عقیدے کے اعتبار سے غلط ہے اور وہ آدمی کافر ہوجاتا ہے اسکے علاوہ یہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی توہین ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو آخری نبوت نہ ماننا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے سب سے بڑی توہین ہے اور کوئی مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو برداشت نہیں کرسکتا (والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم) جولوگ اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں کسی بھی صورت سے انکے لئے دردناک عذاب ہے۔ قرآن کریم اعلان کرتا ہے انکے لئے دردناک عذاب ہے تو یہ سمجھنے کی بات ہے

کہ ختم نبوت کا جو عقیدہ ہے امت نے اسکا کتنا تحفظ کیا کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانے میں یہ واقعہ ہوا اور علماء نے یہ لکھا کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے قائم ہوسکتی ہے ختم نبوت اگر نہیں ہوگا تو اسلامی وحدت قائم نہیں ہوگی اسلام کا شیرازہ منتشر ہوجائے گا ختم نبوت معیار ہے اسلامی وحدت کے لئے بہر حال رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی آدمی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہو خواہ وہ کسی بھی تاویل سے ہو کسی بھی پیرائے سے ہو وہ بلاشک وشبہ کافر ہے مرتد ہے اسلام سے اسکا کوئی تعلق نہیں اسلام سے وہ خارج ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد

اب انکے عقائد کیا ہیں؟ سب سے بڑا عقیدہ تو ختم نبوت کا انکار ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات کا انکار ہے جو امت کا دوسرا اجماعی عقیدہ ہے اسی طرح انکا تیسرا عقیدہ قرآن کریم کے اندر تحریف ہے اسی طرح اور بھی عقائد ہیں اب تو وقت ختم ہوگیا میں انشاء اللہ موقع رہا تو اسکے بارے میں آئندہ بتاؤنگا۔ تو یہ جو قادیانی کے نام سے فرقہ ہے چاہے وہ احمدی اپنے آپ کو کہے چاہے وہ لاہوری اپنے آپ کو کہے یہ سب بلاشک وشبہ کافر اور مرتد ہیں اسلام سے انکا کوئی تعلق نہیں انکی تمام باتوں سے ادنی مسلمان کو بھی دور رہنے کی ضرورت ہے یہ کتنا بھی بڑا اجتماع کرلے بڑا لوگوں کو کتنا بھی زیادہ جمع کرلے اور کچھ بھی کرلے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اس سے بالکل الگ سلگ رہے اور ذہن میں اسکو اچھی طرح بٹھادیں کہ انکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ مرتد ہیں یہ کافر ہیں اور اسلام سے ذرہ برابر بھی انکا تعلق نہیں دھوکہ میں نہ آئیں اپنے آپ کو مسلمان بنا کر یہ دھوکہ دیتے ہیں۔ پوری دنیا میں رابطہ عالم اسلامی کے میں ۱۹۷۴ء میں ایک بڑا اجتماع ہوا ایک سو چوالیس تنظیم سے تمام مسلمان ممالک سے آئے اور آکر ان سب نے ملکر متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ یہ لوگ کافر ہیں انکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

بس اسی کی تنبیہ کرنی تھی اور اسی کے بارے میں انتباہ کرنا تھا انشاء اللہ موقع ہوا تو انکے بارے میں آئندہ عرض کروں گا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین